پھول ہی پھول

دانش بک ڈپو محمدی (کھیری)

دانش بک ڈپو محمد (کھیری)

پھوپھو لالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم :-

اس بندہ کو دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو اپنے قول وعمل کے ذریعہ پیش کرنا رہے، جس طرح تحریر وتقریر کے ذریعہ اسلام کی دعوت دینا ثواب ہے، اسی طرح اشعار کے ذریعہ دینی جذبات بیدار کرنے پر اجر ملتا ہے اسی نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی منظومات کا یہ گلدستۂ سخن پیش خدمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خاص مقبولیت عطا کی ہے، بار بار چھپنے کے باوجود کمیاب رہتا ہے۔

للہ الحمد والمنتہ

والسلام

امام علی دانش رامپوری

خادم درس وافتا، ادارہ محمودیہ، محمدی۔ ضلع کھیری (یوپی)

۲۵ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حمد

کمالات سب ہیں ہمارے خدا   نہیں کوئی بھی اس کا ثانی عطا میں
اسی نے بنائے ہیں یہ سارے عالم   اسی نے سجائے ہیں یہ سارے عالم
زمیں کو مہکتے گلوں سے سجایا   فلک کو ستاروں سے ہے جگمگایا
وہی گلشنِ زندگی کا ہے مالی   وہی ایک ہے دونوں عالم کا والی
جسے جو ملا ہے اسی سے ملا ہے   اسی کے کرم نے سہارا دیا ہے
کسی کو نبوت کا حامل بنایا   کسی کو ولایت کے قابل بنایا
کسی کے مقدر میں لکھ دی فقیری   کسی کو عطا کی ہے اس نے امیری
کسی کو خردمند دانا بنایا !   کسی کو بہادر توانا بنایا
اسی کے تصرف میں سارا جہاں ہے   وہی منتظم ہے وہی حکمراں ہے
وہی رزق دیتا وہی پالتا ہے   بلائیں وبائیں وہی ٹالتا ہے
کسی کو بھی ساجھی نہ اس نے بنایا   کسی کو بھی ساتھی نہ اس نے بنایا
اسے مشورہ کی ضرورت نہیں ہے   وزیروں مشیروں کی حاجت نہیں ہے
جو چاہا کیا ہے جو چاہے کرے گا   ہمیشہ سے ہے وہ ہمیشہ رہے گا
چلو آؤ مانگیں اسی سے دعائیں   وہ سنتا ہے بندوں کی ہر دم صدائیں

خدایا ہمیں علم و دانش عطا کر
دو عالم میں چمکیں وہ تابش عطا کر

بس وہی مسجود ہے

حمد اس اللہ کی جو پاک ہے محسود ہے — حمد اس اللہ کی جو ایک ہے معبود ہے
اہل دل کی جستجو کا گوہر مقصود ہے — سجدہ لازم ہے اسی کا بس وہی مسجود ہے
ہاتھ پھیلاتے ہیں اس کے سامنے شاہ و گدا — ہے وہی فریاد رس مشکل کشا حاجت روا
ہم سبھی ہیں اسکے بندے اور وہ بندہ نواز — سامنے اس کے نہیں تفریق محمود و ایاز
بس وہی ہے کارساز و غمگسار و دستگیر — اس نے خود فرما دیا سب لوگ ہیں یکسر فقیر
اسکی رحمت اور بخشش بحر ناپیدا کنار — نعمتوں کا کوئی اس کی کر نہیں سکتا شمار
کوئی اسکے حکم پر ممکن نہیں رکھ دے قلم — اس کے آگے گردنیں گردن فرازوں کی ہیں خم
بادشاہوں کو اسی نے بادشاہی کی عطا — سرفرازوں کو اسی نے سرفرازی کی عطا
سب سے اونچا مرتبہ اس نے محمدؐ کو دیا — ان کو اس نے ہی بنایا شافع روز جزا
سب نے مانگا ہے خدا سے جتنے گذرے ہیں ولی — ذکر سے اللہ کے ہوتے نہیں غافل کبھی

تم بھی اے دانش دعا مانگو اسی اللہ سے
آخری دم تک نہ ہو غافل کبھی اللہ سے

دُعا

حاجتیں میری ہوں پوری آلہٰ اے بے نیاز — میرا پیشہ ہو توکل چھوڑ دوں میں حرص و آز
جو بھی ملتا ہے اسی پر صابر و شاکر رہوں — زندگی جب تک ہے باقی شاغل و ذاکر رہوں
بخشدے علم و عمل ذوق دعا خلق حسن — تا ابد پھولے پھلے میری امیدوں کا چمن

تو ہے دانا اور بینا غیب داں روزی رساں   دونوں دنیا میں بنانا مجھ کو یارب کامراں

میں ہوں عاجز بے سہارا بے نوا تیرا گدا

رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما اے خدا

بلا شک غیب داں تو ہے

خداوند زمین و آسماں کا حکمراں تو ہے   سبھی کا پالنے والا سبھی کا پاسباں تو ہے
مجھے معلوم ہے سب کچھ بلا شک غیب داں تو ہے   عیاں تو ہے نہاں تو ہے یہاں تو ہے وہاں تو ہے
تری قدرت انوکھی ہے تری صنعت نرالی ہے   بہارستان ہستی کا اکیلا باغباں تو ہے
ترے لطف و کرم کی انتہا کوئی نہیں یارب   نہایت رحم والا ہے بڑا ہی مہرباں تو ہے
شہنشاہان عالم ہوں ولی ہوں یا کہ پیغمبر   سبھی جھکتے ہیں تیرے سامنے عظمت نشاں تو ہے
جسے جو کچھ ملا ہے جس نے جو بھی مرتبہ پایا   نوازش ہے تری بے انتہا رحمت فشاں تو ہے
نشانِ بندگی ہے تجھ کو ہی مشکل کشا کہنا   تری حاجت روائی عام ہے روزی رساں تو ہے

رسائی دانش و بینش کی تجھ کو ہو نہیں سکتی!
ترے جلوے ہیں چاروں سمت پھر بھی لامکاں تو ہے

توحید

خدا ہی سب کا مالک اور خالق اور آقا ہے   خدا ہی سب کا رزاق ہے خدا ہی سب کا داتا ہے
بہت ہی مہرباں ہے وہ نہایت رحم والا ہے   اسی نے زندگی بخشی اسی نے سب کو پالا ہے
وہی بے مثل و یکتا اپنی شانِ کبریائی میں!   کسی کا کوئی بھی حصہ نہیں اس کی خدائی میں

وہ ایسا حکمراں ہے حکم جس کا ٹل نہیں سکتا — کسی کا فیصلہ اس کے مقابل چل نہیں سکتا
مصیبت میں اسی کا کام ہے بندوں کی دلجوئی — دبائیں دور کر سکتا نہیں اس کے سوا کوئی
سمندر اور خشکی میں اسی کا حکم جاری ہے — زمین و آسماں دونوں میں اسکی کردگاری ہے
اسی کے حکم سے پودے زمیں پر لہلہاتے ہیں — اسی کے حکم سے تارے فلک پر جگمگاتے ہیں
وہی چاہے گا جب تک چاند تارے روشنی دیں گے — اسی کا حکم آئیگا تو یہ چہرہ چھپا لیں گے
عنادل چہچہاتے اور غنچے مسکراتے ہیں — یہ سب اپنے طریقہ پر خدا کی حمد گاتے ہیں
زمین و آسماں دونوں ہیں اس کے نام سے روشن — بھرا ہے نعمتوں سے اس کی ہر مخلوق کا دامن
بنایا جس کو جس قابل اسے بخشی ہے وہ نعمت — اسی نے دی ہے انسانوں کو ہر مخلوق پر عظمت
نبوت سے اسی نے خاص بندوں کو نوازا ہے — اسی کے فیض سے ملتا ولایت کا لبادہ ہے
کسی کو علم و فن بخشا کسی کو سلطنت دی ہے — کسی کو صرف دنیا دی کسی کو آخرت دی ہے
کسی کے جسم کو اس نے عطا کی ہے توانائی — کسی کے ہاتھ میں رکھ دی مریضوں کی مسیحائی
دعائیں سب کی سنتا ہے امیروں کی فقیروں کی — اسے حاجت نہیں کچھ بھی وزیروں کی مشیروں کی
وہی حاجت روا بھی ہے وہی مشکل کشا بھی ہے — وہی فریاد رس بھی ہے وہی سنتا دعا بھی ہے
خدایا اپنے دانش پر بھی تو لطف و کرم کرنا — مرادوں سے ہمیشہ دامنِ امید کو بھرنا !

نعت

بہت آئے ہیں دنیا میں پیامی — رسولِ ہاشمیؐ ہیں سب سے نامی
اسے حاصل نہیں شرفِ غلامی — نکالے حکمِ آقا میں جو خامی
محمدؐ خاتمِ پیغمبراں ہیں ! — شریعت ان کی ہے بے شک دوامی

مکمل سیرت و صورت ہے ان کی
سراپا معجزہ ذاتِ گرامی!
وہی ہے کامیاب ہر دو عالم
جسے بخشی گئی ان کی غلامی
وہاں کیا لب کشا ہو کوئی دانش
جہاں پر ٹھٹک چلے سعدی و جامی

بچے کی تمنا

تمنا ہے بڑے ہو کر خدا کا دین پھیلائیں
جو ہیں بھٹکے ہوئے بندے انھیں ہم راہ پر لائیں
خداوند اعطا کر دے ہمیں وہ جرأت و ہمت
کسی کے سامنے حق بات کہنے سے نہ گھبرائیں
محبت ہو ہمیں قرآن کے پڑھنے پڑھانے سے
خدا کے نور سے سینے ہمارے جگمگا جائیں
بچالے اے خدا ہم کو جہالت کی برائی سے
علوم دین سے دامن سبھی بچوں کے بھر جائیں
ہماری زندگی اسلام پر قربان ہو جائے
نبی پاک کے فرمان کی عظمت پہ مر جائیں
مدرسہ دین کی تعلیم کا مرکز رہے قائم
کبھی اس گلشنِ اسلام کے غنچے نہ مرجھائیں

حمد

مولانا عبدالمجید خاں صاحب کی فرمائش پر لکھی گئی

عالم ترا دیوانہ اے جلوۂ جانانہ
موسیٰ بھی ہوئے بےخود پی کر ترا پیمانہ
آنکھوں میں نہیں طاقت جو دیکھ سکیں تجھ کو
ورنہ ترے جلووں سے آباد ہے کاشانہ
کھاتے ہیں ترا یا رب پیتے ہیں ترا یا رب
پانی بھی دیا تو نے تو نے ہی دیا دانہ
ذروں کی چمک تجھ سے پھولوں کی مہک تجھ سے
تو حاضر و ناظر ہے گلشن ہو کہ ویرانہ
تو مالک جنت ہے تو مالک دوزخ ہے
وہ فیض کریمانہ یہ عدلِ حکیمانہ

دیکھا بھی نہیں تجھ کو اے حسنِ ازل لیکن — دل ہے ترا دیوانہ میں ہوں ترا مستانہ
ہر قسم عبادت کی لازم ہے فقط تجھ کو — سجدہ ہو کہ قربانی منت ہو کہ نذرانہ
بندے ہیں سبھی تیرے تو مالک و خالق ہے — کرتا ہے دعا تجھ سے ہر شخص فقیرانہ
تو نے ہی محمدؐ کو بخشی ہے مسیحائی — تیری ہی نوازش ہے طیبہ کا شفا خانہ

داؔنش کو بچا یارب در در کی غلامی سے
یہ بندہ عاجز ہے توحید کا دیوانہ

نعتِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر شخص کی گردن پہ ہے احسانِ محمدؐ — ہر سمت نظر آتا ہے فیضانِ محمدؐ
ممکن نہیں مجھ سے ہو بیاں شانِ محمدؐ — جبریلِ امیں رہتے تھے دربانِ محمدؐ
ہر دور میں باطل نے بہت زور لگایا — لیکن نہ بجھی مشعلِ قرآنِ محمدؐ
امت میں ابوبکر کا ثانی نہیں کوئی — جو پاس تھا سب کر دیا قربانِ محمدؐ
اسلام کی عظمت کو عمرؓ نے ہے بڑھایا — ہر ملک میں پھیلا دیا فرمانِ محمدؐ
عثمانؓ نے ارشادِ نبیؐ سامنے رکھا — سینچا ہے لہو دے کے گلستانِ محمدؐ
حیدرؓ کی شجاعت ہو کہ حمزہؓ کی شہادت — دونوں میں نظر آئی ہمیں شانِ محمدؐ
کرتا ہے وہ اشعار میں بھی ذکرِ صحابہؓ — جو بھی ہے حقیقت میں ثنا خوانِ محمدؐ
بڑھتی ہی رہی شانِ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَک — اللہ کی رحمت ہے نگہبانِ محمدؐ

اے میرے خدا تجھ سے یہ داؔنش کی دعا ہے
چھوٹے نہ کبھی ہاتھ سے دامانِ محمدؐ

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ ہیں خدا کے خاص بندے اور پیغمبر
محمدؐ ہیں سبھی پیغمبروں سے افضل و برتر

محمدؐ ہیں خدا کی رحمتوں کا محیط و محور
محمدؐ ہیں خدا کی برکتوں کا مظہر و مصدر

محمدؐ ہیں خدائے پاک کی سب سے بڑی نعمت
محمدؐ ہیں خزانے میں خدا کے قیمتی گوہر

نہ ہوگا بند ان کے فیض کا چشمہ کبھی ہرگز
محمدؐ حشر کے میدان میں ہونگے ساقیِ کوثر

شفاعت کی اجازت سب سے پہلے آپکو ہوگی
ابھی سے آپ کو زیبا ہے کہیئے شافعِ محشر

مبارک ماہِ رمضان میں دعا سب سے بڑی یہ ہے
نہ چھوٹے اے خدا ہم سے نبیؐ کا دامنِ اطہر

وہ قومیں جنکا پیشہ رات دن لڑنا جھگڑنا تھا
محمدؐ ان سبھی کو کھینچ لائے ایک مرکز پر

محمدؐ کے فدائی حضرتِ صدیق اکبرؓ تھے
محمدؐ پر نچھاور کر دیا جو کچھ بھی تھا گھر پر

عمرؓ کی جاں نثاری اور جانبازی کا کیا کہنا
محمدؐ کے لیئے حاضر تھی جن کی جان جن کا سر

نہ ہوگا کوئی بھی عثمانؓ جیسا باحیا پیدا
فرشتے بھی حیا کرتے تھے جن کے سامنے آکر

علیؓ سے اس لیئے بھی ہم کو الفت ہے عقیدت ہے
محمدؐ کی چہیتی فاطمہؓ زہرا کے تھے شوہر

محمدؐ نے جنھیں اللہ کی تلوار فرمایا
لقب یہ خالد جانباز کے حق میں ہے کیا بہتر

احد کی جنگ میں طلحہؓ نے ایسی جاں نثاری کی
نبیؐ کے قول سے جنت کر واجب کرلیا خود پر

محمدؐ کو بنایا مہماں پھر خوب خدمت کی
ابوایوبؓ نے جنت خریدی میزباں بن کر

لقب حمزہؓ کے حق میں سید الشہداء کا زیبا ہے
جگر چھلنی ہوا جن کا کٹایا تھا جنھوں نے سر

غرض جتنے صحابہؓ ہیں وہ شیدائی نبیؐ کے ہیں
سبھی ہیں دین میں مخلص سبھی ہیں دین کے رہبر

محمدؐ چاند ہیں اصحابؓ ہیں تارے ہدایت کے
عقیدت سب سے رکھنا فرض ہے امت کے لوگوں پر

محمدؐ سے بڑا مخلوق میں ہرگز نہیں کوئی — نہ ہوگا کوئی امت میں کبھی اصحابؓ سے بڑھ کر
کسی کے نقش پا کی جستجو میں کیوں کروں دانش
محمدؐ ہیں میرے آقا، محمدؐ ہیں میرے رہبر

نعت شریف

مولوی غلام حسین خاں عارف مدظلہٗ

اللہ اللہ طیبہ کی کیا ہے زمین — جس پہ سایہ فگن نورِ عرش بریں
اس کی کیا حد رفعت بتلائے کوئی — جو کہ ہے مہبطِ پاک روح الامیں
قصرِ جنت کو اس پر نہ کیوں رشک ہو — فخرِ کونین ہے جس مکاں کا مکیں
جس نے نازِ جہاں کو بنایا جناں — ہر عمل جس کا پیارا سخن دلنشیں
ایسا رعبِ نبوت کہ قدموں پہ آ — رکھ دی شاہانِ کشورکشاں نے جبیں
شانِ ایثار اور انکساری یہ ہے — بے نواؤں سے بھی کچھ تکلف نہیں

عارف آنکھوں کو بھی میری ملتی ضیا
کاش بنتا تخیل حقیقت کہیں

نعت شریف

اللہ اللہ مدینہ کی وہ سرزمیں — جس کی تعظیم کرتے ہیں روح الامیں
سبز گنبد میں ہیں وہ پیمبر مکیں — کوئی مخلوق جن کے برابر نہیں
جو غلامِ نبی ہے وہ ممتاز ہے — لعل گدڑی کے اندر چھپا ہے کہیں

پس ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ
ہیں پیمبرؐ کے کامل یہی جانشیں
تھے ابوبکرؓ وہ جاں نثارِ نبیؐ
خود پکارے گی جن کو بہشتِ بریں
جب بھی نام عمرؓ سن لیا ڈر گیا
دینِ اسلام کا دشمنِ خشمگیں
ذکر عثمانؓ و حیدرؓ نہ ہم کیوں کریں
نور تقویٰ سے روشن تھی جن کی جبیں،

جس جگہ چاند تارے یہ مدفون ہیں
کاش داآنش بھی اک روز پہنچے وہیں

نعت

محمدؐ سے جس کو محبت نہ ہوگی
قیامت میں اس کی شفاعت نہ ہوگی
محبت کے دعوےٰ میں سچا نہ ہوگا
محمدؐ کی جس سے اطاعت نہ ہوگی
شریعت میں کچھ بھی گھٹانا بڑھانا
کوئی اس سے بڑھ کر بغاوت نہ ہوگی
نہ جنت میں جائے گا وہ حشر کے دن
یہاں جس سے تعمیل سنت نہ ہوگی
عبادت بھی اس کی نہ مقبول ہوگی
محمدؐ سے جس کو عقیدت نہ ہوگی
پیمبرؐ نے جس کو بتایا نہیں ہے
عبادت وہ داآنش عبادت نہ ہوگی

نورِ اسلام گھر گھر چمکنے لگا

نام احمد لیا دل دھڑکنے لگا ان کے دیدار کا شوق بڑھنے لگا
عشق کی آگ سینے میں جلنے لگی آرزؤں کا شعلہ بھڑکنے لگا

غم جدائی کا سہنے کی طاقت نہیں اور طیبہ پہونچنے کی صورت نہیں
چارہ گر کوئی تدبیر تو ہی بتا، صبر کا جام بھی اب چھلکنے لگا

خواب میں سبز گنبد نظر آ گیا، دِل ہوا مطمئن کچھ سکوں پا گیا
آنکھ کھلتے ہی حالت بدلنے لگی پھر مریضِ محبت تڑپنے لگا

دیکھ کر ان کے چہرے کی تابانیاں آسماں کے نظارے مچلنے لگے
چاند شرما گیا تارے چھپنے لگے اور سورج بھی پہلو بدلنے لگا

جلوہ گر ہو گیا آفتابِ حرم جگمگایا عرب اور چمکا عجم
کفر مٹنے لگا شرک گھٹنے لگا نورِ اسلام گھر گھر چمکنے لگا

بے سہاروں کو حاصل سہارا ہوا عدل و انصاف کا بول بالا ہوا
بیکسوں کے لبوں پر ہنسی آ گئی ظالموں کا کلیجہ دہلنے لگا

گلشنِ دہر میں پھول کھلنے لگے اور کلیوں کے چہرے نکھرنے لگے
باغِ انسانیت لہلہانے لگا ہاتھ شیطان حسرت سے ملنے لگا

اے صبا ہو جو طیبہ میں تیرا گذر جا کے آقا کی خدمت میں یہ عرض کر
پھر سنبھل جائے ایسی دعا کیجیے حال امت کا بے حد بگڑنے لگا

ذکر صدیق و فاروق و عثمان علی نعت میں جب کیا ہم نے دانشؔ کبھی
جو وفادار تھے مسکرانے لگے بیوفا سن کے نفرت سے جلنے لگا

٭ ٭ ٭

نور ہی نور ہر انجمن ہے

سبز گنبد کا نقشہ ہے دل میں آنکھ اٹھتی ہے سوئے مدینہ
جب سنا اس کے روضہ کا منظر بڑھ گئی جستجوئے مدینہ

نور ہی نور ہر انجمن ہے پھول ہی پھول پورا چمن ہے
جو پیارے نبی کا وطن ہے رشک جنت ہے کوئے مدینہ

لذت آگہی چاہتا ہوں، جوش دیوانگی ڈھونتا ہوں
بادہ معرفت کی طلب ہے کاش ملنا سبوئے مدینہ

ان کا پورا بدن ہے منور ہے پسینہ بھی ان کا معطر
چاند ٹکڑے ہوا دیکھتے ہی، جلوۂ ماہِ روئے مدینہ

کاش ہوجائے حاصل حضوری آرزو دل کی ہوجائے پوری
ہم بھی پی آئیں کوثر کا پانی ہے کھلا آب جوئے مدینہ

سب کے سب جب کہ حیران ہوں گے سختیوں سے پریشان ہوں گے
عاصیوں کی شفاعت کریں گے اس جگہ خوبروئے مدینہ

زندگی کو نچھاور کریں گے جان و دل اپنا کردیں گے قرباں
جن کی نظروں کے اندر سمائی عظمت و آبروئے مدینہ

جس کو اپنی نبی سے ہے الفت اس کو طیبہ سے بھی ہے محبت
مغفرت اس کی دانش نہ ہوگی جو بنے گا عدوئے مدینہ

روحِ ایماں ہے اُن کی محبت

جان بھی ہے نثارِ مدینہ، دل بھی ہے بے قرارِ مدینہ
چین آئے جدائی میں کیسے، آنکھ ہے اشکبارِ مدینہ
کاش ہم بھی مدینہ کو جاتے، جا کے رستے میں پلکیں بچھاتے
اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے، ہم جو پاتے غبارِ مدینہ
حشر کا دن ہے دن بیکسی کا، ساتھ دیگا نہ کوئی کسی کا
کام آئیں گے ہم عاصیوں کے، اس گھڑی تاجدارِ مدینہ
ذرہ ذرہ میں تابانیاں ہیں، گوشہ گوشہ میں رعنائیاں ہیں
دیکھنا ہے جو دنیا میں جنت دیکھ لو، رہ گزارِ مدینہ
روحِ ایماں ہے ان کی محبت جانِ اسلام ان کی اطاعت
مثلِ انجم ہیں ان کے صحابہ، چاند ہیں شہریارِ مدینہ
جن کو الفت ہے اپنے نبی سے، کوئی ان کی نگاہوں سے دیکھے
پھول میں بھی وہ رونق نہیں ہے، جو کہ رکھتا ہے خارِ مدینہ
چاند کی چاندنی اس پہ قربان، آسماں کے ستارے نچھاور
نور کا وہ مینارہ ہے، بے شک جس جگہ ہے مزارِ مدینہ
شرط ہے اپنا ایماں بچائے، شرک و بدعت میں پھنسنے نہ پائے
پھر خدا کی قسم جنتی ہے، جس نے دیکھا دیارِ مدینہ

جن کو بخشا گیا دینِ کامل جن کی عظمت کا ہر شخص قائل
ہم بھی دانش ہیں اُن کے فدائی ہم بھی ہیں جاں نثارِ مدینہ

غدار نہیں ہیں

جو لوگ محمدؐ کے وفادار نہیں ہیں
اللہ کی رحمت کے بھی حقدار نہیں ہیں

حاصل ہے جنھیں عشق محمد کا خزانہ
کونین کی دولت کے طلبگار نہیں ہیں

جن کو ہے محمدؐ کے طریقوں سے عداوت
وہ ان کی غلامی کے سزاوار نہیں ہیں

جو دین ہمیں دے گئے ہیں شاہِ مدینہ
وہ دین بدلنے کو ہم تیار نہیں ہیں

پیمانِ وفا ان سے نبھائیں گے ہمیشہ
مجرم ہیں خطاکار ہیں غدار نہیں ہیں

سوئی ہوئی قوموں کو جو آئے تھے جگانے
افسوس ہے افسوس وہ بیدار نہیں ہیں

کس منہ سے محمدؐ کے فدائی ہیں وہ بنتے
اغیار کی رسموں سے جو بیزار نہیں ہیں

سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے کبھی دین وہ دانش
اصحاب نبی کے جو وفادار نہیں ہیں

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

میرے نبی کا مرتبہ
مخلوق میں بعد از خدا
لاریب ہے سب سے بڑا
وہ ہیں امام الانبیاء
بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ
معراج میں پہنچے وہاں
کوئی نہیں پہنچا جہاں
از آسماں تا لامکاں
در ساعتے در یک زماں

بَلَغَ العُلےٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

کہنے لگے جبریل بھی
سدرہ پہ جاکر اے نبی
آگے چلوں یا سیدی
جلنے لگیں گے پر ابھی

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

کی گفتگو اللہ سے
خوش ہو گئے واپس ہوئے
تحفہ نمازوں کا لئے
مسلم پہ لازم ہے پڑھے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

ظاہر ہوئیں تابانیاں
سب مٹ گئیں تاریکیاں
کھلنے لگا سر گلستاں
آئے شفیع عاصیاں

بَلَغَ العُلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

اچھی ہیں ان کی خصلتیں
کرتے ہیں سب پر شفقتیں
ہیں رحمتیں ہی رحمتیں
نازل ہوئی ہیں برکتیں

بَلَغَ العُلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

رخسار او بدر الدجیٰ
انوار او شمس الضحیٰ
کردار او خیر الوریٰ
اصحاب او نجم الہدیٰ

بَلَغَ العُلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

دانش وہ ہیں فخر زماں
جب وہ ہوئے جلوہ فشاں
روشن ہوئے دونوں جہاں
چمکے زمین و آسماں

بَلَغَ العُلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

مل گیا دامنِ مصطفےٰ مل گیا

مل گیا دامنِ مصطفےٰ مل گیا — خوش نصیبی سے دینِ خدا مل گیا
دامنِ مصطفےٰ ہم کو کیا مل گیا — ظلمتِ شب میں گویا ضیا مل گیا
اور کے نقشِ پا کی عجب جستجو — رہنما جب حبیبِ خدا مل گیا
چشمِ دنیا سدا جس کو تکتی رہی — وہ ہمیں گوہرِ بے بہا مل گیا
شافعِ روزِ محشر ہیں خیر البشر — آپ سے جو ملا تو خدا مل گیا
آپ جس کا ہوا خود ثنا گو خدا — ہم کو ایسا حسیں دلربا مل گیا
زائرؔ مقصدِ زندگی ہے یہی — دیکھنے کو درِ مصطفےٰ مل گیا

حلیہ مبارکہ اور اسوۂ حسنہ

محمدؐ کو عطا کی تھی خدا نے ایسی زیبائی — کہ حسن ظاہر و باطن میں وہ رکھتے تھے یکتائی
چمک تھی چودھویں کے چاند جیسی انکے چہرہ میں — کہ لمبا تھا مگر شامل تھی کچھ کچھ اس میں گولائی
عظیم الشان تھے ویسے ہی سر بھی تھا بڑا انکا — خمی زلفوں میں تھی کچھ قدر اور پیشانی میں چوڑائی
[illegible] سرمگیں آنکھیں حیا جن سے ٹپکتی تھی — مقدس پاک بینی میں چمک تھی اور لمبائی
[illegible] خوشنما چہرہ کے تھے رخسار مردانہ — گھنی داڑھی کے اندر دلکشی تھی اور زیبائی
چمک تھی موتیوں سے بڑھ کے دندانِ مبارک میں — زباں پاک میں تھی چاشنی پھولوں کی رعنائی
[illegible] و سرخ نکھرا رنگ تھا گردن انوکھی تھی — کسی تمثال گر نے کی ہو جیسے نقش آرائی
[illegible] سینہ اقدس میں تھی مضبوط بازو تھے — شکم ہموار تھا حرص و ہوس کے تھے نہ شیدائی

کشادہ تھی ہتھیلی جو سخاوت کی علامت ہے ۔۔۔ شجاعت کی نشانی ہے جو گٹوں میں تھی لمبائی
گداز و نرم پُر از لحم تھے دست و قدم ان کے ۔۔۔ اسی کے ساتھ تلووں میں تھی کچھ تھوڑی سی گہرائی
لعابِ دہن سے بیمار آنکھیں ٹھیک ہوتی تھیں ۔۔۔ انھیں اللہ نے بخشی تھی یہ شانِ مسیحائی
لب و لہجہ میں خوش تر تھے قبیلہ میں بھی بہتر تھے ۔۔۔ بہت مشہور تھی ان کی امانت اور سچائی
مہکتا تھا پسینہ ان کا رشکِ مشک و عنبر تھا ۔۔۔ انھیں دل سے پسندیدہ تھی پاکی اور ستھرائی
وقارِ خاص اک رفتار میں محسوس ہوتا تھا ۔۔۔ بلندی سے ہیں اترے سامنے گویا ہے گہرائی
اچانک دیکھنے والے پہ ہمت چھا ہی جاتی تھی ۔۔۔ یہ تھا رعبِ نبوت جس کی تھی یہ جلوہ آرائی
مگر جب ان کے اخلاقِ کریمانہ سمجھتا تھا ۔۔۔ دل و جاں ان پہ قرباں کر کے بنجاتا تھا شیدائی
مقدس پشت پر مونڈھوں میں اک مہرِ نبوت تھی ۔۔۔ پیمبر آخری ہونے کی یہ پہچان تھی پائی
شمائل کا بیاں کرتے ہیں راوی پھر یہ کہتے ہیں ۔۔۔ وہ ایسے تھے کہ عاجز ہے بیاں سے فنِ گویائی
بہادر تھے نڈر تھے جرأت و ہمت میں یکتا تھے ۔۔۔ کسی موقع پہ بھی دشمن کے ڈر سے کی نہ پسپائی
احد کا معرکہ ہو یا حنین و بدر و خیبر کا ۔۔۔ کسی میدان میں بھی پشت دشمن کو نہ دکھلائی
یہ دیکھو شانِ رحمت دشمنوں پر جب ہوئے قابض ۔۔۔ خطا ہر ایک کی اللہ اکبر عفو فرمائی
سخی وہ اتنے تھے خود بار فاقہ کو اٹھا لیتے ۔۔۔ ضرورت مند کی خواہش کسی دن رد نہ فرمائی
خزانے علم و فہم دین کے تقسیم فرمائے ۔۔۔ انھیں کا فیض ہے یہ علم و حکمت اور دانائی
بچایا آدمی کو آدمی کے بندہ بننے سے ۔۔۔ خدا کی بندگی کی راہ گمراہوں کو دکھلائی
چھڑا کر ہر پرستش سے بنایا بندۂ خالق ۔۔۔ چھٹی اللہ کے بندوں سے در در کی جبیں سائی
حقوق اللہ میں کتنے حقوقِ بندگاں کتنے ۔۔۔ بیاں سب کچھ کیا کل دین کی تبلیغ فرمائی
سنور جائے یہ دنیا بھی ملے عقبیٰ میں بھی راحت ۔۔۔ فلاحِ دنیا و عقبیٰ کی وہ تدبیر سکھلائی

کبھی کا بھی سب نے پیرو مگر منزل نہ پائے گا — محمد مصطفیٰ کی رہنمائی جس نے ٹھکرائی
خدا کے خاص بندے خاتم پیغمبراں تھے وہ — جو ان کا دین ٹھکرا دے وہ ہے گمراہ سودائی
صحابہ کو ملا جو مرتبہ وہ فیض تھا اُن کا — بزرگوں نے انھیں کی پیروی سے برتری پائی
مدد اللہ کی حاصل تھی ان کے جانشینوں کو — وہ طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی جو ان سے ٹکرائی
رسول اللہ کے رستے سے ہٹنے کا نتیجہ ہے — جو ذلت مسکنت بے عزتی ملت پہ ہے چھائی

ملی مٹی میں عظمت قیصر و کسریٰ کی اے دانش
محمدؐ کے غلاموں کو خدا نے دی وہ آقائی

مخصوص موقع پر کہی جانے والی بہترین نعت :- از دانش

مدینہ میں ہیں

ساقیِ جامِ کوثر مدینہ میں ہے — شافعِ روزِ محشر مدینہ میں ہے
بیکسوں کا سہارا ہے جس کی دعا — وہ غریبوں کا یاور مدینہ میں ہے
غیر کی رہبری کا عبث آسرا — دونوں عالم کا رہبر مدینہ میں ہے
جس سے اونچا کسی کو نہ رتبہ ملا — وہ خدا کا پیمبر مدینہ میں ہے
جس پہ قربان ہیں خلد کی رونقیں — وہ سکوں بخش منظر مدینہ میں ہے
خاکِ طیبہ ہے اکسیر دردِ جگر — راحتِ قلبِ مضطر مدینہ میں ہے
جس کی پاکیزگی پر ہے جنت فدا — وہ مزارِ مطہر مدینہ میں ہے

روشنی جس سے ملتی ہے کونین کو
وہ مرا ماہ انور مدینہ میں ہے

عاصیوں کو یہ مژدہ سناتے چلو
رحمت رب اکبر مدینہ میں ہے

اہل بدعت سے جا کر یہ کہہ دے کوئی
مرکز دین اطہر مدینہ میں ہے

شرک و بدعت کی ظلمت مٹاتی ہے جو
روشنی ایسی گھر گھر مدینہ میں ہے

اس سے اچھی نہیں ہے کوئی سرزمیں
باب محبوب داور مدینہ میں ہے

نعت شریف

کریں گے نعت کہنے کی نہ ہرگز آرزو پہلے
نہ جبتک اشک ہائے چشم سے کرلیں وضو پہلے

وسیلہ ہیں محمد حق تعالیٰ تک پہونچنے کا
اگر مقبول بننا ہے تو دامن ان کا چھو پہلے

محمد مصطفیٰ کے عشق میں عزت سنورتی ہے
یہ وہ الفت نہیں لٹتی ہو جس میں آبرو پہلے

یہ سب کچھ فیض ہے سرکار دو عالم کی بعثت کا
کہاں تھی روشنی علم و حکمت چار سو پہلے

وہ آئے گلشن ہستی میں اک تازہ بہار آئی
کہاں تھا جانفزا اتنا جہاں رنگ و بو پہلے

یہی ہے آخری حسرت کہ طیبہ تک پہونچ جاؤں
مرا دم بعد کو نکلے نکل لے آرزو پہلے

محمد کو اگر مثل خدا کہنا روا ہوتا
تو کر دیتے صحابہ ہی عقیدت میں غلو پہلے

زبانی دعوئ عشق نبی کیا فائدہ دے گا
نہ ہو سنت پہ مرمٹنے کی جبتک آرزو پہلے

نتیجہ خیز نکلا کس قدر خلق عظیم ان کا
وہی آخر ہوئے قرباں جو دشمن تھے عدو پہلے

Contact: +91 9910634687
+91 9369426461
Email: hifzurrahmanafzal@gmail.com

آج بھی ہے

میدان حرم کا ہر ذرّہ خورشید بداماں آج بھی ہے
حضرت کے مبارک قدموں کا ہر نقش نمایاں آج بھی ہے
اللہ کی رحمت کی بارش دن رات مسلسل ہوتی ہے
طیبہ کے رتیلے میداں میں جو رشک گلستاں آج بھی ہے
بدعت کو جو پیدا کرتے ہیں سنت کے وہ ازلی دشمن ہیں
اللہ کی رحمت کا سایہ ایسوں سے گریزاں آج بھی ہے
سرکار مدینہ کو جس سے تکلیف مسلسل پہونچی تھی
فتنہ کے لئے ہر دم کوشاں وہ لشکر شیطاں آج بھی ہے
سرکار کی سنت کے جلوے ایمان کو روشن کرتے ہیں
بدعات کی ظلمت مٹتی ہے یہ فیض نمایاں آج بھی ہے
ابلیس کے ساتھی جلتے ہیں جلتے ہی رہیں گے اے دانش
اللہ کی رحمت سے روشن یہ مشعل قرآں آج بھی ہے

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

از مولوی غلام حسین خاں صاحب عارف

ایسے دنیا میں آئے ہمارے نبی — جیسا کوئی نہیں پیارے پیارے نبی
شکل جیسے قمر چودھویں رات کا — ان کے آگے بھی تھے ستارے نبی

دشمنی پر تلا تھا زمانہ تو کیا — اپنے اللہ کے تھے سہارے نبیؐ
سامنے آ کے دشمن بھی قربان تھے — بولی بالی میں ایسے تھے پیارے نبیؐ
گھر چھٹا حق کی خاطر چھٹے اقربا — غم کے طوفان میں ہمت نہ ہارے نبیؐ
اب ہمیشہ وہی بس پڑھے جائیں گے — دے گئے جو ہمیں تیس پارے نبیؐ
روزہ رکھو نمازیں پڑھو حج کرو — کہہ گئے ہیں ہمارے تمہارے نبیؐ
کچھ قیامت سے عارف نہ تھا کم وہ دن — آہ دنیا سے جس دن سدھارے نبیؐ

مقدر اُن کا رَوشن ہے

مقدر ان کا روشن ہے جو طیبہ دیکھ آئے ہیں — خدا کے خاص پیغمبر کا روضہ دیکھ آئے ہیں
ابوبکرؓ و عمرؓ پہلو بہ پہلو ہیں پیمبر کے — نیاز و ناز کے ملنے کا جلوہ دیکھ آئے ہیں
وہ جسکو دیکھ کر عثمان کی مظلومی ہے تڑپاتی — بقیع پاک میں ایسا بھی گوشہ دیکھ آئے ہیں
علی کی پاک تربت ہی مدینہ میں نہ بن پائی — سبائی سورشوں کا یہ نتیجہ دیکھ آئے ہیں
وہاں کے پھول تو ہیں پھول ہی کانٹے بھی دلکش ہیں — جہاں کی خاک سے آنکھوں کا سرمہ دیکھ آئے ہیں
تسلی دلِ مضطر کا کچھ ہوا آسرا دآتش — ہم ان کو دیکھتے ہیں جو مدینہ دیکھ آئے ہیں

حقیقت

نبی کے راستے سے جو قدم اپنا ہٹائے گا — بھٹکتا ہی رہے گا وہ کبھی منزل نہ پائے گا
صحابہ ہیں بلاشک ناخدائے کشتیٔ ملت — جو ان کو چھوڑ دیگا وہ بھنور میں ڈوب جائیگا
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہیں دین کے رہبر — وہ مٹ جائے گا جو انکے طریقوں کو مٹائیگا

وراثت علم کی حاصل ہوئی ہے جن بزرگوں سے
ہمیں احسان ان کا ہر قدم پر یاد آئے گا
جسے قرآن و سنت سے عقیدت ہے محبت ہے
کبھی باطل کے آگے سر نہ وہ اپنا جھکائے گا
شہیدوں نے لہو دے کر اسے سینچا ہے اے دانش
چمن اسلام کا پھولے پھلے گا لہلہائے گا

مدینہ

مدینہ مرکز دین مبیں ہے
مدینہ مہبط روح الامیں ہے
برستی ہے وہاں رحمت خدا کی
مدینہ رشک فردوس بریں ہے
مدینہ میں وہ ہیں آرام فرما
لقب جن کا امام المرسلیں ہے
انھیں کے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں
کہ جن کا مثل امت میں نہیں ہے
خدا کا فضل کیوں اس پر نہ ہوگا
جو پیغمبر کا اب تک ہم نشیں ہے
جسے ہو بغض یارانِ نبی سے
ٹھکانہ اس کا جنت میں نہیں ہے
صحابہ ہیں ہدایت کے ستارے
کہ ان کا ہر طریقہ حکم دیں ہے
جہاں دجال کے فتنے نہ ہونگے
مدینہ وہ مقدس سرزمیں ہے
جسے ہو مسجد نبوی سے نفرت
حقیقت میں مسلماں ہی نہیں ہے

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

ہدیہ سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

فخرِ دنیا فخرِ عقبیٰ فخرِ دوراں کو سلام
فخرِ جن فخرِ ملائک فخرِ انساں کو سلام

کفر کی تاریکیاں مٹتی ہیں جن کے نام سے
اس چراغ بزمِ ہستی ماہ تاباں کو سلام

گلشنِ ہستی میں آئی جن کے آنے سے بہار
اس بہارِ جاوداں جانِ گلستاں کو سلام

جس کو خالق نے بنایا ہے امام الانبیاء
اُس امیرِ کارواں شاہِ رسولاں کو سلام

والیٔ تسنیم و کوثر، شافعِ روزِ جزا
رحمۃ للعالمین غم خوارِ انساں کو سلام

جس کے تارے ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ
معرفت کے چاند اُس مہرِ درخشاں کو سلام

پیکرِ لطف و سخاوت صاحبِ خُلقِ عظیم
حاملِ توحیدِ یزداں، روحِ ایماں کو سلام

حشر میں ڈھونڈیں گے جس کا آسرا سب امتی
ایسے ظلِّ عافیت کو ایسے داماں کو سلام

عظمت انسانیت کو جس نے بخشی زندگی
عدل کے اس پاسباں جنت بداماں کو سلام

زینت "الفقر فخری" جس کی عظمت کا نشاں
تاجدار دوجہاں کو، ایسے سلطاں کو سلام

خاک کے ذرّوں کو جس نے کر دیا ہے آفتاب
مہرِ عالم تاب کو اس نورِ قرآں کو سلام

پیروی سے جس کی ملتا ہے سکون دوجہاں
اس نشاط بزم امکاں جانِ جاناں کو سلام

جس کی رفعت تک پہونچنے سے تھکے روح الامیں
صاحب معراج اس خالق کے مہماں کو سلام

ختم ہے جس پر نبوت فیض جس کا دائمی
اس خدا کے خاص بندے پاک انساں کو سلام

جس کو حاصل ہے علوم اولین و آخرین
علم و دانش فکر و فن کے اس نگہباں کو سلام

لاکھوں سلام

باغبان گلشن اسلام پر لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین کے نام پر لاکھوں سلام

مصطفےٰ کے ہر قدم ہر گام پر لاکھوں سلام
ہر عمل ہر قول ہر پیغام پر لاکھوں سلام

اپنوں بیگانوں سبھی پر جو کرم کرتے رہے
ان کی شفقت ان کے لطف عام پر لاکھوں سلام

فیض سے جس کے ہے قائم زندگی ہر قوم کی — اس خدا کے دائمی انعام پر لاکھوں سلام
دشمنوں نے بھی کہا جسکو کریم ابن کریم — اس پیمبر صاحب اکرام پر لاکھوں سلام
ہوش آجاتا ہے جسکو پی کے بیہوشوں کو بھی — شربت توحید کے اس جام پر لاکھوں سلام
جو گذرتے ہیں محمد مصطفےٰ کی یاد میں — ان دنوں پر ایسے صبح و شام پر لاکھوں سلام
دین مل سکتا نہیں جن کے وسیلے کے بغیر — آل و اصحاب نبی کے نام پر لاکھوں سلام
جس کے ذکر پاک سے دآنش کو ملتا ہے سکون
اس نشاط روح دل آرام پر لاکھوں سلام

مدح صحابہ کرام رض

صحابہ کی عقیدت پر بنائے دین و ایماں ہے — یہ وہ دعویٰ ہے شاہد جس پہ سنت اور قرآں ہے
پیمبر ماہِ انور ہیں صحابہ مثل انجم ہیں — انھیں کے فیض سے فردوس کا رستہ درخشاں ہے
ابوبکرؓ و عمرؓ کا نام لیوا ہر مسلماں ہے — صداقت ان پہ قرباں ہے عدالت ان پہ نازاں ہے
نبی کا عکس کامل حضرت صدیق اکبر ہیں — عمرؓ کے نام سے باطل کی ہر طاقت ہراساں ہے
فرشتے بھی حیا کرتے ہیں جن کے نام کو سنکر — حیا و علم کا پیکر وہ ذات پاک عثماںؓ ہے
خزانے علم کے اللہ نے بخشے پیمبر کو — علیؓ کی ذات شہر علم پیغمبر کی درباں ہے
صحابہؓ کے وسیلے سے ملا ہے دین ہم سب کو — حقیقت میں صحابہؓ کا بہت امت پہ احساں ہے
چمن اسلام کا سینچا جنھوں نے خون سے دآنش
خدا شاہد ہے ان کا ذکر تسکین دل و جاں ہے

نماز

از مولوی غلام حسین خاں عارف

مونسِ تنہائی مرقد ہے یہ بے شک نماز — ساتھ دیگی بس یہی مرقد سے محشر تک نماز
آرزو مندِ شفاعت ہوش میں آ سوچ لے — شافعِ محشر کی آنکھوں کی ہے ٹھنڈک نماز
موت طفل و نوجواں بوڑھے کی کیا دیکھی نہیں — تو بتا آخر جیئے گا چھوڑ کر کب [illegible]
یہ ہے وہ فرضِ اہم ہوش و خرد کیساتھ ساتھ — سر ہلا سکتا ہے جب تک فرض ہے تب تک نماز
جانچ جب اعمال کی ہو گی تو اس میں شک نہیں — پیش ہو گی پیشِ حق پہلے یہی بے شک نماز
آسماں چھوڑے تو کیا منزل نہ پائے گا مگر — قاعدہ کیساتھ پڑھتا تو نہیں جب تک نماز
اولیا نے قربِ حق حاصل نمازوں سے کیا — جتنے گذرے انبیا سب کا رہا مسلک نماز
کیا حسین ابنِ علیؑ کے ماتمیو یاد ہے — آپ نے چھوڑی نہیں حلقوم کٹنے تک نماز
تم بتاؤ جب کہ ان کے غم میں ہو تم چور چور — روز و شب میں پڑھ لیا کرتے ہو کس حد تک نماز

دیکھ عارف سرورِ کونین عالی جاہ کے
ذہن سے اتری نہ ان کے آخری دم تک نماز

نماز

پیش ہو کر بارگاہِ ربِ اکبر میں نماز — بخشوائیگی گنہگاروں کو محشر میں نماز
گھر حقیقت میں وہ انسانوں کا گھر ہوتا نہیں — خوفِ خالق سے نہیں ہوتی ہے جس گھر میں نماز
عین وقت خوف بھی ہوتی نہیں پڑھنا پڑی — بدر میں جنگ احد میں جنگ خیبر میں نماز

سر ہلانے کی سکت ہو شرط خشکی بھی نہیں — فرض ہوتی ہے جہازوں پر سمندر میں نماز

پاک کپڑا ستر عورت بھر نہ ملتا ہو جسے — وہ پڑھے ناپاک ملبوس میسر میں نماز

ہو اگر بالکل ہی ننگا پاس کپڑا کچھ نہ ہو — حکم ہے ننگا پڑھے اس حال بدتر میں نماز

آ نہیں سکتا جو مسجد اس کو لازم ہے پڑھے — کھیت میں کھلیان میں دوکان میں گھر میں نماز

جو نہ پانی پا سکے یا وہ اسے نقصان دے — وہ تیمم سے پڑھے وقت مقرر میں نماز

مل گیا جنت کا پروانہ ہوئی دوزخ حرام — لکھ گئی روز ازل جس کے مقدر میں نماز

اس قدر عارف نمازوں کی ہے تاکید شدید — چھوٹنے پائے نہ کوئی زندگی بھر میں نماز

نماز

بندگی اللہ کی ہے کس قدر بہتر نماز — پڑھتے آئے ہیں ہمیشہ پیرو پیغمبر نماز

فرض کی اللہ نے ہر مرد مسلم پر نماز — نور ہے اسلام کا ایمان کا زیور نماز

اس کے بدلے میں خدائے پاک دیتا ہے بہشت — مومنو! سوچو ہے کتنا قیمتی گوہر نماز

بھول جاتے تھے کھڑے ہونے سے بابرکت قدم — رات میں پڑھتے تھے اتنی ساقی کوثر نماز

مرد و زن پیر و جواں ہو یا توانا یا مریض — ہر مسلماں پر ہے لازم زندگانی بھر نماز

رہنمائی کے لئے آئے گی پیش پلصراط — قبر میں بچھوائے گی جنت کا ایک بستر نماز

دین میں ترمیم جو کرتے ہیں سن لیں غور سے — منھ پہ ان کا مار دیگا داورِ محشر نماز

اپنے دآنش پر خدایا رحم کر توفیق دے
عمر بھر پڑھتا رہے یہ بندۂ کمتر نماز

نماز

موت کے دن بیکسی میں کام آئے گی نماز
مال و زر سب چھوڑ دیں گے ساتھ جائیگی نماز

حشر کے دن دور سے چمکیں گے اعضاء وضو
تاج زریں بنکے سر پر جگمگائے گی نماز

پار کیسے کر سکیں گے بے نمازی پل صراط
جو نمازی ہیں انھیں رستہ دکھائے گی نماز

قبر کی تاریکیوں میں ہم کو ہے پورا یقیں
روشنی بنکر وہاں بھی جگمگائے گی نماز

زندگی جب تک ہے باقی ہو نہ اے دانش قضا
پیش داور روز محشر بخشوائے گی نماز

نماز

خنکی چشم مصطفیٰ دولت سرمدی نماز
حق کی عطائے خاص ہے تمغۂ بندگی نماز

مونس مبتلائے غم باعث صد خوشی نماز
راہنمائے زندگی قبر کی روشنی نماز

ذکر خدا ہے مومنو! روح کی زندگی نماز
جرم کیا کہ جان کر جس نے ادا نہ کی نماز

ہے یہ دوائے تسکین قلب کے اضطراب کی
دین کا یہ ستون ہے ہو نہ قضا کبھی نماز

حکم نبی ہے اسطرح مل کے پڑھو ہو جسطرح
عذر بغیر ہے برا جس نے الگ پڑھی نماز

ہے یہ کلام پاک میں مانع منکرات ہے
جو کہ خشوع خضوع سے دل سے پڑھی گئی نماز

ہے یہ حدیث مصطفیٰ اس میں نہیں ہے شک ذرا
دین کو اس نے ڈھا دیا جس نے کہ چھوڑ دی نماز

اچھے برے عمل کی جب حشر میں ہو گی پوچھ گچھ
ہوگا سوال بیشتر بولو پڑھی بھی تھی نماز

ہے یہی مقصد حیات اور قبالہ نجات
ساری عبادتوں میں ہے سب سے اہم یہی نماز

رمضان المبارک

مسلمانوں مبارک ہو کہ پھر رمضان آیا ہے
خدا کی خاص برکت اور رحمت ساتھ لایا ہے

ہوئے ہیں مومنوں پر بند دروازے جہنم کے
نئے انداز سے جنت کو خالق نے سجایا ہے

شیاطیں اور سرکش جن مقید اور بے بس ہیں
کرشمہ اپنی قدرت کا خدا نے یہ دکھایا ہے

خزانہ مغفرت کا رات دن تقسیم ہوتا ہے
جدھر دیکھو ادھر لطف و کرم کا ابر چھایا ہے

نوافل میں فرائض کے برابر اجر ملتا ہے
فرائض کا عوض ستر گنا حق نے بڑھایا ہے

وہ ہیں محروم جو رمضان میں بخشش نہ کروا لے
پیمبر اور جبرئیل امیں نے یہ بتایا ہے

نہ چھوڑے جھوٹ اور غیبت کو جو روزہ کی نیت ہیں
رسول اللہ فرماتے ہیں اس نے دن گنوایا ہے

اسی میں بدر کا بھی معرکہ برپا ہوا دانش
وہ جس میں نور حق نے نار باطل کو بجھایا ہے

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

فرشتے آئے ہیں ذکر سننے خدا کی رحمت برس رہی ہے
یہاں صحابہ کا تذکرہ ہے یہ جلسہ سیرۃ النبی ہے

سراپا خوشبو ہے جسم ان کا بہار گلشن وجود ان کا
وہ مصطفےٰ ہیں وہ مجتبےٰ ہیں انھیں سے دنیا مہک رہی ہے

وہ آگئے بن کے ماہ کامل کبھی مٹے گا نہ نور ان کا
جہاں پہ وہ جلوہ گر ہوئے ہیں وہاں کی روشن گلی گلی ہے

کریں گے جس کی بھی وہ سفارش خدا کی اس کو ملے گی بخشش
اسی لئے بھیڑ زائروں کی نبی کے در پہ لگی ہوئی ہے
نظر میں طیبہ بسا ہوا ہے وہاں کا نقشہ سما گیا ہے
مدینہ جا کر ہی ختم ہوگی ہمارے دل میں جو بے کلی ہے
مٹا رہا ہے جو بدعتوں کو فروغ دیتا ہے سنتوں کو
نبی کی الفت ہے اس کے دل میں وہی حقیقت میں امتی ہے
خدا ہماری مدد کرے گا ملے گا انعام ہم کو دانش
جو دینِ حق دے گئے پیمبر اسی پہ قربانِ زندگی ہے

نعت شریف ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

خوبیاں جتنی ممکن تھیں مخلوق میں سب ہیں موجود سرکار کی ذات میں
چاند کی چاندنی میں نہیں وہ چمک جو ہے ان کے مدینے کے ذرات میں
خاتم الانبیاء کی عجب شان ہے ذکر شامل ہے اُن کا عبادات میں
نام اُن کا اذان و اقامت میں ہے یاد آتے ہیں وہ التحیات میں
وہ دعائے خلیلی کی تاثیر ہیں وہ نوید مسیحا کی تعبیر ہیں
وصف ان کا ہے توریت و انجیل میں ذکر ان کا ہے قرآن کی آیات میں
عقل معراج کا راز سمجھے گی کیا یہ ہمارے نبی کا ہے اک معجزہ
فرش سے عرش تک جا کے واپس ہوئے ایک ہی وقت میں ایک ہی رات میں

ذات ان کی سراپائے لطف وکرم وہ ہیں فخر عرب وہ ہیں شانِ عجم
خیر ہی خیر ہے ان کے ہر کام میں لطف ہی لطف ہے ان کی ہر بات میں
آفتاب ہدیٰ بن کے روشن ہوئے نورِ اسلام دنیا میں پھیلا دیا
ان سے پہلے تھے گمراہ اہل جہاں غرق تھے کفر کے بحر ظلمات میں
اے صبا جا کے آقا سے یہ عرض کر بہر اصلاحِ امت دعا کیجئے
آپ کے نام لیوا گرفتار ہیں شرک و بدعت کے جھوٹے طلسمات میں
ایک انسان جدا دوسرے سے ہوا پھر عداوت کے شعلے بھڑکنے لگے
وہ سبق آدمیت کا مٹنے لگا آپ نے جو پڑھایا تھا عرفات میں
ہر نبی علم و دانش میں ممتاز ہے سرورِ انبیاء سب سے کامل ہوئے
مثل ان کا ہوا ہے نہ ہوگا کبھی شکل میں اور اخلاق و عادات میں

نعت شریف

جس قدر ہم کو شہ دین سے قربت ہوگی — اتنی ہی ہم پہ خداوند کی رحمت ہوگی
جس کو بھی اپنے گناہوں پہ ندامت ہوگی — اس کو حاصل اپنے آقا کی شفاعت ہوگی
اس کی قسمت کا سمجھ لیجیئے چمکا تارا — جس کو سرکار کے روضہ کی زیارت ہوگی
دن گذرتے ہیں اسی سوچ میں اے ہمدم — مجھ سیہ بخت پہ کب ان کی عنایت ہوگی
شبِ معراج بھی امت کا رہا اپنی خیال — اپنی امت سے کسے ایسی محبت ہوگی

موت جو آئے گی سرکار کے در پر قاسم
موت وہ اپنے لئے باعث رحمت ہوگی